محمد یاسین ظفر
(پرنسپل جامعہ سلفیہ)

اٹلس فتوحات اسلامیہ

دارالسلام کی منفرد پیشکش

تاریخ عالم کو سمجھنے کے لیے ایک طالب علم کے لیے از حد ضروری ہے کہ علم جغرافیہ سے واقف ہو۔ تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے کم از کم اس کے ذہن میں اس علاقے کے خدوخال ابھرتے ہوں۔ اور یہ جانتا ہو کہ جس قوم اور علاقے کی تاریخ وہ پڑھ رہا ہے وہ ندی نالوں سرسبز پہاڑوں پر مشتمل ہے یا خشک بے آب وگیاہ اور سنگلاخ چٹانوں میں واقع ہے۔ وہ صحرا اور بیابانوں سے تعلق رکھتے ہیں یا جنگلات اور دریاؤں کی سرزمین ہے۔ اس سے تاریخ کے واقعات ایک فلم کی طرح ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ اور تاریخ کا قاری اپنے اردگرد سے بے نیاز اسی وادی میں پہنچ جاتا ہے جہاں کی تاریخ اس کے زیر مطالعہ ہوتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل جغرافیہ باقاعدہ ایک مضمون کے طور پر مدارس میں پڑھایا جاتا رہا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ نصاب سے خارج ہوگیا۔ اور آج کا طالب علم جغرافیہ سے بالکل ناواقف ہے۔ بلکہ مقام افسوس ہے کہ وہ اپنے وطن کے جغرافیہ سے اگاہ نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوا کہ دوران تدریس طلبہ سے جب پوچھا گیا کہ پاکستان کس خطے میں واقع ہے اس کا محل وقوع کیا ہے؟ تو طلبہ منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اسلامی ممالک کا حدود اربعہ اور ان کا محل وقوع تو بہت دور کی بات ہے۔

اگرچہ آج کی نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کو مختصر کر دیا ہے۔ اور یہ سمٹ کر ایک بستی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعے دنیا جہاں کے نقشے چند لمحوں میں سامنے آجاتے ہیں۔ اور جس میں مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ لیکن ان تک رسائی بھی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور تاریخ اسلام میں جب فتوحات کا

تذکرہ آتا ہے۔تو بہت سے مقامات پر قلعہ بند شہروں کا ذکر ملتا ہے۔جن کا محاصرہ عساکر اسلام کرتی رہی اور ایسے ایسے معرکے سر کیے جو اپنے مقام اور جگہ کی وجہ سے معروف ہوئے۔تاریخ کی کتب میں ان کے نام تو موجود ہیں لیکن نقشے اور ان بلند بالا قلعوں اور ان کی مضبوط فصیلوں ،دریاؤں ،نہروں ،صحراؤں ، پہاڑوں ،جنگلوں اور محلات کی تصاویر نہیں ہیں۔جبکہ انہیں دیکھنے کی تمنا اور آرزو بڑی شدت ہوتی ہے۔

بھلا ہو برادرم مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب مدیر دارالسلام کا جن کی خصوصی دلچسپی نے یہ مسئلہ حل کر دیا۔اور تاریخ سے گہری دلچسپی رکھنے والے طالب علموں کے لیے نادر اور عدیم المثال کتاب اٹلس فتوحات اسلامیہ کو زیور طبع سے آراستہ کر کے پیش کر دیا۔ یہ کتاب احمد عادل کمال کی خوبصورت تالیف ہے۔اور پاکستان کے مایہ ناز ادیب وشاعر اور ماہر جغرافیہ جناب محسن فارانی نے اسے اردو کے قالب میں ڈالا ہے۔اور کمال مہارت سے تمام نقشوں کو سھل اردو میں منتقل کر دیا ہے۔اور بعض مقامات کی صحیح صحیح نشاندھی بھی کی ہے۔اس خوبصورت رنگین کتاب کی اشاعت سے مجھ جیسے بے شمار طالب علموں کو تاریخ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوئی ہے۔خاص کر مبتدی طالب علموں کو تو بہت فائدہ ہورہا ہے۔ ہمارے اسلاف کے عظیم الشان کارناموں کے ساتھ ساتھ ان کے اعلیٰ عمرانی اور فنی ذوق کا پتہ چلتا ہے فن تعمیر کے ایسے شاہکار جن کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔مگر اس کتاب کے ذریعے سانی ان عالی شان مساجد، جامعات ،محلات قلعوں پھواروں پلوں اور عمارتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔کوئی کتنا بڑا سیاح کیوں نہ ہو۔ ان تمام مقامات پر ہرگز ہرگز پہنچ نہیں سکتا۔جن کی تصاویر اٹلس فتوحات اسلامیہ میں شامل کی گئی ہیں۔ان میں بعض تصاویر انتہائی نادر ہیں۔

برادرم عبدالمالک مجاہد اور عزیزم حافظ عبدالعظیم اسد اور ان کے تمام رفقاء ہمارے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔جن کی لگن محنت اور اعلیٰ ذوق سے ہمیں اتنی خوبصورت کتاب پڑھنے اور دیکھنے کو ملی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرمائے۔اور انہیں اسکا بہتر بدلا عطا فرمائے۔اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آخر میں برادرم مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کا ایک ایسا ایڈیشن بھی مارکیٹ میں لائیں جو نسبتاً سستا ہو اور عام قاری کی پہنچ میں ہو۔اور خرید کر استفادہ کر سکے۔